



مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ (سورة الاحزاب - ۴۰) ترجمہ۔ محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں مگر وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي (ترمذی جلد ۲، ابواب الفتن، باب ماء لا تقوم الساعة حتى يخرج) ترجمہ۔ رسول اللہ نے فرمایا میں نبیوں کا خاتم میرے بعد کوئی، کسی بھی قسم کا نبی نہیں۔

الاهمدي محمد رسول الله

بُلٹن جون ۱۹۹۸ء

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور (یو کے شاخ)

دار السلام، ۱۵ سٹینلے ایونیو، ویملے، یو کے، ایچ اے۔۰۔۹ جے کیو

فون نمبر 0181 903 2689 / 0181 900 2348

ایک عاجز مسافر کا اشتہار قابل توجہ جمیع مسلمانان انصاف

شعار و حضرات علمائے نامدار

برائے حضرت مرزا غلام احمد

مسیح موعود، مہدی معبود، مجدد اعظم

اسلام علیکم۔

آپ سے درخواست ہے کہ جماعت کی اگلی میٹنگ میں خود بھی شامل ہوں اور دوسرے دوستوں اور رشتہ داروں کو بھی اپنے ساتھ لائیں۔

جائے وقوع:- دار السلام

تاریخ:- ۷ جون ۱۹۹۸ء

وقت:- ۳ بجے بعد از دوپہر

مہربانی فرما کر یاد رکھیں کہ جماعت کی میٹنگ ہر مہینے کی پہلی اتوار کو منعقد کی جاتی ہے۔ خود تشریف لائیں اور اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو ساتھ لائیں۔ ہم سب کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

کا عقیدہ ہے اُن سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن اور حدیث کی رو سے مسلم الثبوت ہیں۔ اور سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صلی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہو گئی۔ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ و ملائکتم و کتبہ و البعث الموت و اٰمَنْتُ بِکِتَابِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ الْقُرْآنِ الْکَرِیْمِ۔ و اتبعتم افضل رسل اللہ و ضاتم انبیاء اللہ محمد اٰمَنْتُ بِالْمُصْطَفٰی و انا من المسلمین۔ و اشھدان لا اله الا الله و حده، لا شریک له و اشھدان محمد اٰمَنْتُ بِالْعِبَادَةِ و رسولہ۔ رب احیینی مسلماً و توفنی مسلماً و

اے اخوان مومنین اے برادران سکنائے دہلی و متوطنان این سرزمین !!! بعد سلام مسنون و دعائے درویشانہ آپ سب صاحبوں پر واضح ہو کہ اس وقت یہ حقیر غریب الوطن چند ہفتے کے لئے آپ کے اس شہر میں مقیم ہے اور اس عاجز نے سنا ہے کہ اس شہر کے بعض علماء میری نسبت یہ الزام مشہور کرتے ہیں کہ یہ شخص نبوت کا مدعی، ملائک کا منکر، بہشت و دوزخ کا انکاری اور ایسا ہی وجود جبرائیل اور لیلۃ القدر اور معجزات اور معراج نبوی سے بکلی منکر ہے۔ لہذا میں اظہاراً للحق عام و خاص اور تمام بزرگوں کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ یہ الزام سراسر افتراء ہے۔ میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ معجزات اور ملائک اور لیلۃ القدر وغیرہ سے منکر۔ بلکہ میں اُن تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں۔ اور جیسا کہ اہلسنت جماعت

احسنرفی نبی عبادک المسلمین۔ و انت تعلم ما فی نفسی و لا یعلم غیرک و انت خیر الشاہدین۔ اس میری تحریر پر ہر ایک شخص گواہ رہے اور خداوند علیم و سمیع اول شاہدین ہے کہ میں اُن تمام عقائد کو مانتا ہوں جن کے ماننے کے بعد ایک کافر بھی مسلمان تسلیم کیا جاتا ہے اور جن پر ایمان لانے سے ایک غیر مذہب کا آدمی بھی معاً مسلمان کہلانے لگتا ہے۔ میں اُن تمام امور پر ایمان رکھتا ہوں جو قرآن اور احادیث صحیحہ میں درج ہیں اور مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ نہیں اور نہ میں تنازع کا قائل ہوں۔ بلکہ مجھے فقط مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے۔ جس طرح محدثیت نبوت سے مشابہ ہے ایسا ہی میری رُوحانی حالت مسیح ابن مریم کی رُوحانی حالت سے اشد درجہ کی مناسبت رکھتی ہے۔ غرض میں ایک مسلمان ہوں۔ ایہا المسلمون انھ منکم و اماکم منکم بامر اللہ تعالیٰ۔ خلاصہ کلام یہ کہ میں محدث اللہ ہوں اور مامور من اللہ ہوں اور با اینہم مسلمانوں میں سے ایک مسلمان ہوں جو صدی چار دہم کے لئے مسیح ابن مریم کی خصلت اور رنگ میں مجدد دین ہو کر رب السموات والارض کی طرف سے آیا ہوں۔ میں منفردی نہیں ہوں۔ و قد خاب من افترے۔ خدا نے دنیا پر نظر کی اور اس کو ظلمت میں پایا اور مصلحت عباد کے لئے ایک اپنے عاجز بندہ کو خاص کر دیا۔ کیا تمہیں اس سے کچھ تعجب ہے کہ وعدہ کے موافق صدی کے سر پر ایک مجدد بھیجا گیا اور جس نبی کے رنگ میں چاہا خدا تعالیٰ نے اُس کو پیدا کیا۔ کیا ضرور نہ تھا کہ محضر صادق ﷺ کی پیشگوئی پوری ہوتی۔ بھائیو! میں مصلح ہوں بدعتی نہیں۔ اور معاذ اللہ کسی بدعت کے پھیلانے کے لئے نہیں آیا۔ حق کے اظہار کے لئے آیا ہوں اور ہر ایک بات جس کا اثر اور نشان قرآن اور حدیث میں پایا نہ جائے اور اس کے برخلاف ہو۔ وہ میرے نزدیک الحاد اور بے ایمانی ہے۔ مگر ایسے لوگ تھوڑے ہیں جو کلام الہی کی تہہ تک پہنچتے اور ربانی پیشگوئیوں کے باریک بھیدوں کو سمجھتے ہیں۔ میں نے دین میں کوئی کمی یا زیادتی نہیں کی۔ بھائیو! میرا وہی دین ہے جو تمہارا دین ہے۔ اور وہی رسول کریم میرا مقتدا ہے جو تمہارا مقتدا ہے۔ اور قرآن شریف میرا ہادی ہے

اور میرا پیارا اور میری دستاویز ہے۔ جس کا ماننا تم پر بھی فرض ہے۔ ہاں یہ سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ میں حضرت مسیح ابن مریم کو فوت شدہ اور داخل موتی یقین رکھتا ہوں اور جو آنے والے مسیح کے بارے میں پیشگوئی ہے وہ اپنے حق میں یقینی اور قطعی طور پر اعتقاد رکھتا ہوں۔ لیکن اے بھائیو یہ اعتقاد میں اپنی طرف سے اور اپنے خیال سے نہیں رکھتا۔ بلکہ خداوند کریم جلشانہ نے اپنے الہام و کلام کے ذریعہ سے مجھے اطلاع دے دی ہے کہ مسیح ابن مریم کے نام پر آنے والا تو ہی ہے۔ اور مجھ پر قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کے وہ دلائل یقینیہ کھول دیئے ہیں جن سے بہ تمام یقین قطع حضرت عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ کا فوت ہو جانا ثابت ہوتا ہے۔ اور مجھے اُس قادر مطلق نے بار بار اپنے کلام خاص سے مشرف و مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ آخری زمانے کی یہودیت دُور کرنے کے لئے تجھے عیسیٰ بن مریم کے رنگ اور کمال میں بھیجا گیا ہے۔ سو میں استعارہ کے طور پر ابن مریم ہوں موعود ہوں۔ جس کا یہودیت کے زمانہ اور تنصر کے غلبہ میں آنے کا وعدہ تھا۔ جو غربت اور روحانی قوت اور روحانی اسلحہ کے ساتھ ظاہر ہوا۔ برخلاف اس غلط خیال اور ظاہری جنگ اور جدل کے جو مسیح ابن مریم کی نسبت مسلمانوں میں پھیل گیا تھا۔ سو میرا جنگ روحانی ہے اور میری بادشاہت اس عالم کی نہیں۔ دنیا کی حرب و ضرب سے مجھے کچھ کام اور غرض واسطہ نہیں۔ میری زندگی ایسی فروتنی اور مسکینی کے ساتھ ہے جو مسیح ابن مریم کو ملی تھی۔ میں اس لئے آیا ہوں کہ تا ایمانی فروتنی اور مسکینی اور تقویٰ اور تہذیب اور طہارت کو دوبارہ مسلمانوں میں قائم کروں اور اخلاق فاضلہ کا طریق سکھلاؤں۔ اگر مسلمانوں نے مجھے قبول نہ کیا تو مجھے کچھ رنج نہیں کیونکہ مجھ سے پہلے بنی اسرائیل نے بھی مسیح ابن مریم کو قبول نہیں کیا تھا۔ لیکن جنہوں نے مجھے قبول نہیں کیا اُن کے پاس کوئی عذر نہیں کیونکہ قرآن اور حدیث صحیحہ میرے دعوے کے شرط صحت کو جو وفات مسیح ابن مریم ہے، کامل طور تصدیق کرتے ہیں۔ قرآن کریم کی تیس آیتیں حضرت عیسیٰ کا فوت ہو جانا بیان کر رہی ہیں۔۔۔ لیکن قرآن کریم میں ایک بھی ایسی آیت نہیں جو عیسیٰ بن مریم کی زندگی پر صریحہ الدلالت ہو۔ اور خدا تعالیٰ نے مجھے وہ آسمانی نشان بخشے ہیں جو اس زمانے میں کسی

دوسرے کو نہیں بخشے گئے۔۔۔۔۔ معجزات و لیلیۃ القدر و وجود ملائکہ و وجود جبرائیل و معراج نبوی وغیرہ تعلیمات قرآن کریم و احادیث پر تو میرا ایمان ہے۔ اور مجھے محدثیت کا دعویٰ ہے نہ نبوت تامہ کا۔ اور ان سب باتوں میں اپنے بھائی مسلمانوں کے ساتھ مجھے کچھ اختلاف نہیں۔۔۔۔۔ ہاں حیات مسیح ابن مریم کی نسبت مجھے انکار ہے۔ سو یہ انکار نہ صرف الہام الہی پر مبنی ہے بلکہ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ نبویہ میرے اس الہام کے شاہد کامل ہیں۔۔۔۔۔ اگر حضرت سید مولوی محمد نذیر حسین صاحب یا جناب مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب مسئلہ وفات مسیح میں مجھے خطی خیال کرتے ہیں یا طلحہ اور مآول تصور فرماتے ہیں اور میرے قول کو خلاف قال اللہ قال الرسول گمان کرتے ہیں تو حضرات موصوفہ پر فرض ہے کہ عامہ خلافت کو فتنہ سے بچانے کے لئے اس مسئلہ میں اسی شہر دہلی میں میرے ساتھ بحث کر لیں۔ بحث میں صرف تین شرطیں ہوں گی۔ اول یہ کہ امن قائم رہنے کے لئے وہ خود سرکاری انتظام کرادیں۔۔۔۔۔ دوسرے یہ کہ فریقین کے بحث تحریری ہو۔ ہر ایک فریق مجلس بحث میں اپنے ہاتھ سے سوال لکھ کر اور اس پر اپنے دستخط کر کے پیش کرے اور ایسا ہی فریق ثانی لکھ کر جواب دیوے۔۔۔۔۔ تیسری شرط یہ کہ بحث وفات حیات مسیح میں ہو اور کوئی شخص قرآن کریم اور کتب حدیث سے باہر نہ جائے۔ مگر صحیحہ کو تمام کتب حدیث پر مقدم رکھا جائے اور بخاری کو مسلم پر کیونکہ وہ اصح الکتاب بعد کتاب اللہ ہے اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ اگر مسیح ابن مریم کی حیات طریقتہ مذکورہ بالا سے جو واقعات صحیحہ کے معلوم کرنے کے لئے خیر طریق ہے ثابت ہو جائے تو میں اپنے الہام سے دست بردار ہو جاؤں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ قرآن کریم سے مخالف ہو کر کوئی الہام صحیح نہیں ٹھہر سکتا۔ پس کچھ ضرور نہیں کہ میرے مسیح موعود ہونے میں الگ بحث کی جائے۔ بلکہ میں حلفاً اقرار کرتا ہوں کہ اگر میں ایسی بحث وفات عیسیٰ میں غلطی پر نکلا تو دوسرا دعویٰ خود چھوڑ دوں گا۔ اور اُن تمام نشانوں کی پروا نہیں کروں گا جو میرے اس دعویٰ کے مصداق ہیں کیونکہ قرآن کریم سے کوئی حجت بڑھ کر نہیں۔ (اشتہار، ۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء، مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ نمبر ۲۳۰)